سوال

رخصتی سے قبل بیوی کے احکام اور عقد نکاح کے بعد جماع کرنا

جواب

لحمد للہ.

ل :

نے جس شخص کا سوال میں ذکر کیا ہے نا تو اس کا استدلال صحیح ہے اور نہ ہی حکم میں، کیونکہ اس نے جس آیت سے استدلال کیا ہے وہ آیت تو مرد کے لیے نکاح کی حرمت والی عورتوں کے بیان میں ہے .

وجل نے بیان فرمایا ہے کہ مرد کے لیے ماؤں اور بیٹیوں اور پھوپھیوں سے نکاح کرنا حرام ہے، اور اللہ تعالی نے جن عورتوں سے نکاح کی حرمت بیان کی ہے ان میں اس عورت کی بیٹی بھی شامل ہے جس سے دخول کیا گیا ہو، اور یہ بھی کہ اگر کسی شخص نے کسی عورت سے نکاح کیا اور اس کی بیٹی بھی ہو تو اس

س نے اس کی ماں سے دخول کے بعد اسے جدا کیا تو اس کی بیٹی سے نکاح کرنا حلال نہیں، بلکہ یہ اس کے لیے ابدی حرام ہو جائیگی.

ہے، اور اس آیت کا اس سے کوئی تعلق نہیں کہ مرد کا جس عورت سے نکاح ہوا ہے اس سے کیا کچھ جائز ہے اور کیا جائز نہیں، بلکہ آیت تو نکاح کی حرمت والی عورتوں کے بیان میں ہے، اور بیوی کی بیٹی (جو گود میں پرورش پا رہی ہے) سے نکاح کی حرمت اس کی ماں سے دخول کے ساتھ مشروط ہے، اور اگر

، جس سے کوئی سوال کیا جائے اور اسے جواب نہ آتا ہو اور وہ علم نہ رکھے تو اس کے لیے اس "مجھے نہیں پتہ" کہنا واجب اور ضروری ہے، اور کسی بھی شخص کے لیے جائز و حلال نہیں کہ وہ کوئی ایسی بات کرے جو شریعت نے کہی نہیں ہے، اور نہ ہی وہ اللہ تعالی کی حلال کردہ کو حرام کرے اور نہ ہی اللہ کی حرام

ر سجانہ و تعالی کا فرمان ہے :

بات مت کرو جس کا علم تمہیں نہیں، یقیناً کان اور آنکھ اور دل ان سب کے متعلق باز پرس ہوگی (36).

ر ایک مقام پر اللہ رب العزت کا فرمان ہے :

ر البتہ میرے پروردگار نے صرف حرام کیا ہے ان تمام فحش باتوں کو جو علانیہ ہیں اور جو پوشیدہ ہیں اور ہر گناہ کی بات کو اور ناحق کسی پر ظلم کرنے کو، اور اس بات کو کہ تم اللہ کے ساتھ کسی ایسی چیز کو شریک کرو جس کی اللہ نے کوئی دلیل و سند نازل نہیں کی، اور اس بات کو کہ تم لوگ اللہ کے ذمہ ایسی بات لگا دو جس

م :

کاح کرنے والا شخص تو اس کے لیے بیوی سے ہر چیز حلال ہے وہ اس کی بیوی ہے، اور وہ خود اس کا خاوند ہے، اگر وہ فوت ہو جائے تو خاوند اس کا وارث ہوگا، اور اگر خاوند فوت ہو جائے تو بیوی اس کی وارث ہوگی، اور وہ پورے مہر کی حقدار ٹھرے گی.

، جس نے صرف عقد نکاح کیا ہے اور اس کی رخصتی نہیں ہوئی اس کے بہتر اور افضل یہی ہے کہ وہ اس سے دخول اس وقت تک مت کرے جب تک اس کا اعلان نہ ہو جائے یعنی رخصتی نہ ہو، کیونکہ اعلان سے قبل دخول کرنے میں بہت ساری خرابیاں پیدا ہوتی ہیں.

ہو اور اس کا کنوارا پن ختم کر دو اور یہ بھی ہو سکتا ہے وہ اس جماع سے حاملہ ہو جائے اور پھر رخصتی سے قبل ہی طلاق ہو جائے یا خاوند فوت ہو جائے تو اس طرح یہ عورت کے لیے مشکل ہوگی اور اس کے خاندان کے لیے بھی اور انتہائی طور پر حرج کا شکار ہونگے، اس لیے صرف عقد نکاح کرنے والے کو بغیر ر

مزید فائدہ کے لیے برائے مہربانی آپ سوال نمبر (151 32) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

م :

ی سے دخول نہ کرنے سے کئی ایک عملی احکام کا تعلق ہے :

ت بھی شامل ہے، چنانچہ جس نے بھی اپنی بیوی کو دخول سے قبل طلاق دی تو اس پر کوئی عدت نہیں ہے، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

ن والو جب تم مومن عورتوں سے نکاح کرو اور پھر ان سے جماع کرنے سے قبل ہی طلاق دے دو تو تم پر کوئی عدت نہیں جو تم شمار کرو، اور انہیں فائدہ دو اور انہیں بہتر طریقہ سے انہیں رخصت کر دو (49).

س میں مہر بھی شامل ہے، چنانچہ جوئی کوئی شخص بھی اپنی بیوی کو دخول سے قبل طلاق دے تو اس کو مقرر کردہ مہر کا نصف مہر ادا کرنا ہوگا.

نکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

ہ لگانے (یعنی جماع) سے قبل طلاق دے دو اور ان کا مہر مقرر کر چکے ہو تو مقرر کردہ مہر کا نصف انہیں دو، مگر یہ کہ وہ خود معاف کر دیں، یا وہ معاف کر دے جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے، اور تم معاف کر دو یہ تقوی کے زیادہ قریب البقرۃ (237).

ر اگر مہر مقرر نہیں کیا گیا تو پھر عورت خاوند کی حسب استطاعت فائدہ دینے کی مستحق ہے کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

ں کو ہاتھ لگائے بغیر (جماع سے قبل) اور مہر مقرر کیے بغیر طلاق دے دو تو بھی تم پر کوئی گناہ نہیں، ہاں انہیں کچھ نہ کچھ فائدہ دو، خوشحال اپنے انداز سے اور تنگدست اپنی طاقت کے مطابق دستور کے مطابق اچھا فائدہ دے بھلائی کرنے والوں پر یہ لازم البقرۃ (236).

ت کی حالت میں بیوی پورے مہر کی حقدار ہوگی اگر مہر متعین اور مقرر ہو، اور اگر متعین و مقرر نہیں تو اسے مہل مثل دیا جائیگا.

علقمہ ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ ان سے ایک شخص نے دریافت کیا :

ایک آدمی نے عورت سے شادی کی اور اس کا مہر مقرر نہ کیا اور نہ ہی اس سے دخول کیا اور اسی حالت میں فوت گیا تو کیا حکم ہے ؟

ن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما کہنے لگے :

رت کو اس جیسی عورتوں کا مہر مثل ملے گا، نہ تو اس میں کوئی کمی اور نہ ہی زیادتی ہوگی، اور اس عورت پر عدت ہے، اور اسے وراثت میں بھی حصہ ملے گا"

معقل بن یسار اشجعی کھڑے ہو کر کہنے لگے :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بروع بنت واشق (ہمارے خاندان کی ایک عورت) کے متعلق فیصلہ بھی اسی طرح فیصلہ فرمایا تھا جس طرح آپ نے کیا ہے "

چنانچہ ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما بہت خوش ہوئے "

بر (2114) سنن ترمذی حدیث نمبر (3355) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1891) علامہ البانی رحمہ اللہ نے ارواء الغلیل حدیث نمبر (1939) میں اسے صحیح قرار دیا ہے .

واللہ اعلم .

اسلام سوال وجواب

75026